کیا فرماتے ہیں مفتیان حضرات مسائل ذیل کے بارے میں۔

۱۔ ہندہ کی شادی میں آج سے ۴۰ سال قبل ۵ تولے سونا مہر طے ہوا آج بوقت ادائیگی، زید سونے کے بجائے قیمت دینا چاہتا ہے، زید کا کہنا ہے جب مہر طے ہوا اس وقت سونے کی جو قیمت تھی وہ ادا کروں گا جبکہ ہندہ کا کہنا ہے کہ نہیں آج ادائیگی کے دن کی قیمت لوں گی۔ واضح رہے چالیس سال قبل اور آج سونے کی قیمت میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔ براہ کرم دلائل کے ساتھ مسئلے کو واضح فرمائیں۔

۲۔ سری نمازوں میں جب امام قراءت سراً کرتا ہے تو سپیکر کی وجہ سے سرگوشی کی طرح ساری قراءت سمجھ آ جاتی ہے۔ اس سے امام یا مقتدیوں کی نماز پر کچھ فرق تو نہیں پڑتا۔ زید کا کہنا ہے کہ چونکہ سری نمازوں میں قراءت سراً کرنا واجب ہے اس لیے یہاں سجدہ سہو واجب ہے کیونکہ یہ قراءت سراً سے نکل چکی ہے۔ آپ مسئلہ کو واضح فرمائیں۔

بینوا توجروا

المستفتی: محمد راشد دسکوی

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ صورت مسئولہ میں زید پر بطور مہر پانچ تولہ سونا ہی ادا کرنا واجب ہے۔ تاہم باہمی رضامندی سے اسکی موجودہ زمانے کی قیمت ادا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن زید کا یہ کہنا کہ چالیس سال پہلے جو سونے کی قیمت تھی وہ ادا کردوں گا، یہ ہرگز درست نہیں ہے، بلکہ اس دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا جس دن ادائیگی ہوگی۔ یا جس دن باہمی رضامندی سے بطور صلح قیمت متعین کی جائیگی۔

۲۔ صورت مسئولہ میں امام صاحب نے سری نماز میں اگر قرأت اس طرح کی ہے کہ اگر مائیک نہ ہوتا تو ان کی قرأت امام صاحب اور ان کے قریب ایک یا دو مقتدیوں کو یا صرف امام صاحب کو سنائی دیتی، اور عرفاً بھی اسے سری قرأت سمجھا جاتا ہو تو ایسی صورت میں یہ سری قرأت ہی ہے، اس لیے مائیک کی وجہ سے دور تک آواز پہنچانے کی وجہ سے نماز میں کوئی نقص نہیں ہوا، نماز ادا ہو جائیگی (البتہ متولی یا ذمہ دار حضرات کو چاہیے کہ مائیک کی آواز اتنی تیز نہ رکھیں، کہ مائیک کی تیز آواز کی وجہ سے امام صاحب کی سری قرأت بھی مقتدیوں کو سنائی دے) لیکن اگر امام صاحب نے قرأت اس طرح کی ہے، کہ اگر مائیک نہ ہوتا تو ان کی قرأت اگلی صف کے معتد بہ مقتدیوں کو سنائی دیتی ہو اور عرفاً بھی یہ قرأت جہری سمجھی جاتی ہو، تو ایسی صورت میں یہ قرأت جہری ہے، جسکا حکم یہ ہے کہ اگر امام نے سری نماز میں اس طرح جہری قرأت تین آیتوں کی بقدر بھول کر کی ہے تو سجدہ سہو واجب ہوگا، اور اگر سجدہ سہو نہیں کیا یا جہری قرأت جان بوجھ کر کی ہے۔ تو نماز کا اعادہ واجب ہوگا (ماخذہٗ: تبویب ۱/۱۰۱)

لما فی الهندية: (ج:۱ص:۳۱۸ رشیدیہ)

لا خلاف لاحد ان تاجیل المہر الی غایتہ

معلومة فقد اختلفت المشائخ فيه قال بعضهم يصح

وهذا لان الغاية معلومة فى نفسها وهو الطلاق او الموت"

وفی الدر: (ج:۳ ص:۸۲۸ سعید)

"ولهذا قیل ان الدیون تقضی بامثالها علی

معنی ان المقبوض مضمون علی القابض"

وفی بحوث فی قضایا فقهیه معاصره: (ج۱ ص۲۰۲)

"القرض یجب فی الشریعة الاسلامیه

ان تقضی بامثالها"

وفی الدر: (ج:۱ ص:۵۳۴ سعید)

"وادنی (الجهر اسماع غیره و) ادنی (المخافتة

اسماع نفسه) ومن بقربه فلو سمع رجل او رجلان فلیس

بجهر والجهر ان یسمع الکل"

وفی الرد تحته:

"ان الامام اذا قراء فی صلاة المخافتة بحیث

سمع رجل او رجلان لا یکون جهراً والجهر ان یسمع الکل

ای کل الصف الاول لا کل المصلین"

وفی الخلاصة: (ج:۱ ص:۹۵ رشیدیه)

الامام اذا قراء فی صلوة المخافة بحیث

سمع رجل او رجلان لا یکون جهراً والجهر ان یسمع الکل

(جاری ہے......)

وفي البدائع: (ج:١ ص: ١٦١ رشيديه)

"واذا ثبت هذا فنقول اذا جهر الامام فيما يخافت
او خافت فيما يجهر فان كان عامداً يكون مسيئاً وان
كان ساهياً فعليه سجود السهو لانه وجب عليه اسماع
القوم فيما يجهر واخفاء القراءة فيما يخافت وترك
الواجب عمداً يوجب الاساءة وسهواً يوجب سجود السهو"

وفي الرد: (ج:٢ ص:٨١ سعيد)

"وقال في شرح المنية والصحيح ظاهر الرواية وهو
التقدير بما تجوز به الصلاة من غير تفرقة لان القليل من
الجهر في موضع المخافتة ايضاً عفي في حديث ابي قتادة في
الصحيحين انه عليه السلام كان يقرأ في الظهر في الاوليين
بام القرآن وسورتين وفي الاخريين بام الكتاب ويسمعنا
الآية احياناً اهـ فعليه التصريح بان ما صحح في الهداية ظاهر
الرواية ايضاً فان ثبت ذلك فلا كلام والا فوجب تصحيحه
ما قلنا وتائيده بحديث الصحيحين" والله اعلم بالصواب

بنده محمد منور غفر الله له
دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی
۴/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۵/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۵/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۵/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۵/۶/۱۴۳۰ھ